الحمد للہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الخلق وسید المرسلین ہونے
کی دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو سے زیادہ احادیث سے تحقیق میں یہ
بے مثل رسالہ بے نظیر عجالہ مسمی بنام تاریخی

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

۱۳۰۵ھ

تصنیف لطیف امام المحققین تاج المدققین اعلیحضرت پیشوائے اہلسنت مجدد مائۃ
حاضرہ مؤید ملت طاہرہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ

ناشر:

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائل پور

سلسلہ نمبر ۶،۵

صفحات تجلی الیقین ——————— ۱۱۲

صفحات تمہید ایمان ——————— ۴۴

کل صفحات ——————— ۱۵۶

کتابت ——————— صابر لائلپوری

مطبع ——————— دین محمدی پریس لاہور

ناشر ——————— مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

تعداد ——————— ایک ہزار

طباعت ——————— سنہ ۱۳۸۹ھ

قیمت قسم اول مجلد ۴/۰۰ روپے

قیمت قسم اول غیر مجلد ۳/۲۵ روپے

قیمت قسم دوم غیر مجلد ۲/۷۵ روپے

فون: ۴۰۵۶

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

بغدادی مسجد

مسلمانو مسلمانو ارے مصطفےٰ پیارے کے نام پر قربان جاؤ
صلی اللہ علیہ وسلم
صلے اللہ علیہ وسلم

اُسی پیارے محبوب کی عظمت کے لئے ذرا اس

تمہید ایمان
بآیات قرآن
۱۳۲۶ھ

کو ملاحظہ کرو

جسمیں صرف قرآن عظیم کی آیتوں کا بیان ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ معنی ہیں پیارے بھائیو اس کے دیکھنے سے سچا حقیقی ایمان نظر آتا ہے۔ مسلمان کا ایمان ترقی و نور پاتا ہے۔ ایک نظر تو دیکھ لو

—— تصنیف لطیف ——

صاحب حجت قاہرہ مجدد مأتہ حاضرہ عالم اہلسنت ناصر دین و ملت قامع بدعت اعلیحضرت مرشدنا و ہادینا مولانا مولوی مفتی حاجی محمد احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی امام اللہ فیوضہم

ناشر:۔ مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائل پور

مطبوعہ:۔ دین محمدی پریس لاہور

فی المواقف لا یکفر اهل القبلة الا فیما فیه انکار ما علم مجیئه بالضرورة او المجمع علیه کاستحلال
المحرمات اھ ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا یجوز تکفیر اهل القبلة بذنب لیس مجرد
التوجه الی القبلة فان الغلاة من الروافض الذین یدعون ان جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام
غلط فی الوحی فان الله تعالیٰ ارسله الی علی رضی الله تعالیٰ عنه وبعضهم قالوا انه اله وان صلوا
الی القبلة لیسوا بمومنین وهذا هو المراد بقوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صلی صلوتنا واستقبل
قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم اھ مختصرا یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاویگا
مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور
مخفی نہیں کہ ہمارے علما جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے
نرا قبلہ کو مونہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں
دھوکا ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی رضی کو
خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد
ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو مونہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ
مسلمان ہے یعنی جبکہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے اسمیں ہے
اعلم ان المراد باهل القبلة الذین اتفقوا علی ما هو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر
الاجساد وعلم الله تعالیٰ بالکلیات والجزئیات وما اشبه ذلک من المسائل المهمات فمن و
اظب طول عمره علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمه سبحٰنه بالجزئیات
لا یکون من اهل القبلة وان المراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لا یکفر
ما لم یوجد شیء من امارات الکفر وعلاماته ولم یصدر عنه شیء من موجباته یعنی جان لو کہ
اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا اجسام کا
حشر ہونا اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات و جزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے انکی مانند ہیں تو جو تمام عمر
طاعتوں عبادتوں میں رہے اور اسکے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ جزئیات
کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے
کافر نہ کہیں گے جب تک اسمیں کفر کی کوئی علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو

امام اجل سیدی عبد العزیز بن احمد بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں ان غلا فیہ (ای فی ہواہ) حتی وجب اکفارہ بہ لا یعتبر خلافہ و وفاقہ ایضًا لعدم دخولہ فی مسمی الامۃ المشہود لہا بالعصمۃ وان صلی الی القبلۃ واعتقد نفسہ مسلمًا لان الامۃ لیست عبارۃ عن المصلین الی القبلۃ بل عن المؤمنین وھو کافر وان کان لا یدری انہ کافر یعنی بدمذہب اگر اپنی بد مذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اُسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اسکی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کیلئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اسلئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمانوں کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے ردالمحتار میں ہے لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر یعنی ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنیوالا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا۔ کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالامال ہیں رابعًا خود مسئلہ بدیہی ہے کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کیطرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھٹلانا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے گو چہ کفر ہونے میں برابر ہے وذلک ان الکفر بعضہ اخبث من بعض وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت تکذیب تھا اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت دیجر المقصود منہ عبادت اور محض تحیت فی نفسہ کفر نہیں ولہذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا امثال بت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر بربنائے شعار خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہ کفر ہے جس میں کوئی

ان بدگویوں کے اقوال شرع میں بت کو سجدہ کرنے سے بدتر ہیں۔

لہ شرح مواقف میں ہے سجودہ لہا یدل بظاہرہ انہ لیس بمصدق ونحن نحکم بالظاہر فلذا حکمنا بعدم ایمانہ لا لان عدم السجود لغیر اللہ داخل فی حقیقۃ الایمان حتی لو علم انہ لم یسجد لہا علی سبیل التعظیم واعتقاد الالٰھیۃ بل سجد لہا وقلبہ مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفرہ فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ وان اجری علیہ حکم الکفر فی الظاہر اھ ۱۲ منہ

ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اُس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے دنیا میں اُس کی رسوائی
ہوگی اور آخرت میں اُس پر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنیٰ ایک
آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائیگا نہ کہ ننانوے کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے
یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآن عظیم خود صریح کفر ہے۔

خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا افترا اٹھایا انہوں نے ہرگز
کہیں ایسا نہیں فرمایا انہوں نے بخصلت یہود یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ یہودی
بات کو اُسکے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں تحریف تبدیل کرکے کچھ کا کچھ بنالیا فقہانے یہ نہیں
فرمایا کہ جس شخص میں ۹۹ باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے حاشا للہ بلکہ تمام اُمت کا
اجماع ہے کہ جسمیں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے ۹۹
قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب پڑجائے سب پیشاب ہوجائیگا۔ مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ
ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب ڈالدو سب طیب طاہر ہوجائیگا۔ حاشا کہ
فقہا تو فقہا کوئی ادنے تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ
جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جسمیں سو پہلو نکل سکیں اُنمیں ۹۹ پہلو کفر کی طرف
جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جبتک ثابت نہ ہوجائے کہ اُسنے خاص کوئی پہلو کفر کا
مراد رکھا ہے ہم اُسے کافر نہ کہینگے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اُسنے
یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اُسکی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے
تو ہماری تاویل سے اُسے فائدہ نہ ہوگا وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ
مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں (۱) عمرو ذاتی
ذات سے غیب دان ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ (۲) عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں اُنکے بتائے
سے اُسے غیب کا علم یقینی حاصل ہوجاتا ہے یہ بھی کفر ہے تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا
یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۝ (۳) عمرو نجومی ہے (۴) رمّال ہے۔
(۵) سامُندرک جانتا ہاتھ دیکھتا ہے (۶) کوّے وغیرہ کی آواز (۷) حشرات الارض کے